

مراد ہے آسمان۔

**شرح :** اے غالب! میں تو کوئین کے بادشاہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں ہوں، جس کے لیے معراج کی رات آسمان کے بند دروازے کھل گئے پھر میرے کام کیونکر بند رہ سکتے ہیں؟ میرے لیے کار بر آری میں کیونکر رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے؟ جس مقدس ذات کے لیے یہ بے دروازہ گنبد رکاوٹ نہ بن سکا، اس کے لطف و نوازش سے میری تو کوئی بھی غرض رُکی نہیں رہ سکتی۔



**۱۔ لغات۔ زہرہ : پتا۔**  
**شعلہ جوالہ :** جوالان کرتا یا چکر  
 کھاتا ہوا شعلہ۔ طریقہ یہ ہے کہ  
 ایک لکڑی (جسے بنیٹی کہتے ہیں)  
 کے دونوں سروں پر یا تو مشعلیں  
 باندھ لیتے ہیں یا گیند سی باندھ  
 کر اور آگ لگا کر گھماتے ہیں۔  
 اس طرح آگ کا ایک گول چکر  
 پیدا ہو جاتا ہے۔ آتش بازی میں  
 ایک چرخ سے یہی کام لیا جاتا ہے۔

**شرح :** رات غم، ہجر میں

میرے دل کی جلن سے جو بجلیاں  
 نکل رہی تھیں، انہوں نے بادل  
 کا پتا پانی پانی کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا  
 کہ ایک سیلاب آگیا جس میں جا بجا  
 بھنور پیدا ہو گئے۔ پانی کی یہ کثرت

شب کہ برق سوزِ دل سے زہرہ ابر آب تھا  
 شعلہ جوالہ، ہر اک حلقہ گرداب تھا  
 واں کرم کو عذرِ بارش تھا عناں گیرِ خرام  
 گریہ سے یاں پنہاں بالش کفِ سیلاب تھا  
 واں، خود آرائی کو تھا موتی پرونے کا خیال  
 یاں ہجومِ اشک میں تارِ نگہ نایاب تھا  
 جلوہ گل نے کیا تھا واں چہرا غاں آبِ جو  
 یاں، رواں مرثگانِ چشمِ تر سے خونِ ناب تھا  
 یاں سرِ پر شور بے خوابی سے تھا دیوارِ جو  
 واں، وہ فرقِ نازِ محو بالش کم خواب تھا